دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

روزے دار کی دعا قبول ہونے کا وقت نیز کیا یہ بشارت نفل روزہ رکھنے والے کے لیے بھی ہے؟

ریفرنس نمبر: Nor-11683 تاریخ: 12-07-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے، یہ ارشاد فرمائیں کہ:

(1) دعا قبول ہونے کی بشارت صرف افطار کے وقت سے خاص ہے یا روزے کی حالت میں کسی وقت بھی دعا کرنے پر یہ بشارت حاصل ہو گی؟

(2) کیا دعا قبول ہونے کی بشارت نفل روزہ رکھنے والے کو بھی حاصل ہو گی یا یہ صرف فرض روزے کے ساتھ ہی خاص ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) روزہ دار کی دعا قبول ہونے کا تعلق دونوں وقت یعنی پورے دن اور افطار کے وقت سے ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ روزہ دار کی دعا قبول ہونے سے متعلق دو طرح کی روایات ہیں: پہلی وہ احادیث جن میں مطلق روزہ دار کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے اور دوسری وہ احادیث جن میں خاص افطار کے وقت دعا قبول ہونے کا ذکر ہے اور دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ دونوں ہی مواقع پر دعا قبول ہونے کی بشارت ہے، لہذا روزہ کی حالت اور وقتِ افطار، دونوں وقت دعا کرنا بہتر ہے۔

روزے میں دعا قبول ہونے سے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الصائم لا ترد دعوتہ" ترجمہ: روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ج16، ص148، مؤسسۃ الرسالۃ)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: "ثلاث دعوات لا ترد: دعوۃ الوالد، **ودعوۃ الصائم**، ودعوۃ المسافر" ترجمہ: تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں، والد کی دعا، روزہ دار کی دعا، مسافر کی دعا۔

(السنن الکبری، ج3، ص481، دار الکتب العلمیۃ)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ثلاث لا ترد دعوتهم، الإمام العادل، والصائم حتى يفطر، ودعوة المظلوم" ترجمہ: تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، عادل امام، روزہ دار کی دعا افطار کرنے تک اور مظلوم کی دعا۔

(ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ الخ، ج2، ص79، مطبوعہ کراچی)

خاص افطار کے وقت قبولیت دعا سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن للصائم عند فطره لدعوة ما ترد" ترجمہ: روزہ دار کے لیے افطار کے وقت ایسی دعا ہے، جسے رد نہیں کیا جاتا۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصائم، ج1، ص557، بیروت)

نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "للصائم عند إفطاره دعوة مستجابة" ترجمہ: روزہ دار کے لیے افطار کے وقت ایک مقبول دعا ہے۔ **(مسند الطیالسی، احادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ج4، ص20، دار ھجر)**

روزہ دار کے دن بھر دعا کرنے سے متعلق علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "يستحب للصائم أن يدعو في حال صومه بمهمات الآخرة والدنيا له ولمن يحب وللمسلمين لحديث أبي هريرة قال: "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حتى يفطر والإمام العادل والمظلوم" رواه الترمذي وابن ماجه قال الترمذي حديث حسن وهكذا الرواية حتى بالتاء المثناة فوق فيقتضي استحباب دعاء الصائم من أول اليوم إلى آخره لأنه يسمى صائما في كل ذلک" ترجمہ: روزہ دار کے لیے مستحب ہے کہ روزے کی حالت میں دنیا و آخرت کے اہم امور، اپنے اور اپنے پیاروں اور مسلمانوں کے لیے دعا کرے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین لوگ ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: روزہ دار یہاں تک کہ افطار کرے، عادل امام اور مظلوم۔ اسے ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، یہ روایت حتی کے ساتھ اسی طرح ہے۔ یہ حدیث تقاضا کرتی ہے کہ روزہ دار کے لیے دن شروع ہونے سے ختم ہونے تک دعا کرنا مستحب ہے، کیونکہ اس پورے وقت میں وہ روزہ دار ہے۔

(المجموع للنووی، کتاب الصیام، ج6، ص375، دار الفکر، بیروت)

علامہ عزیزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "قال الدميري يستحب للصائم أن يدعو في حال صومه بمهمات الآخرة والدنيا له ولمن يحب وللمسلمين لهذا الحديث" ترجمہ: علامہ دمیری فرماتے ہیں: روزہ دار کے لیے مستحب ہے کہ روزے کی حالت میں دنیا و آخرت کے اہم کاموں اور اپنے لیے، جن کے لیے دعا کرنا پسند کرے اور عام

مسلمانوں کے لیے دعا کرے، اس حدیث کی وجہ سے۔ **(السراج المنیر ج 2، ص 199، دار النوادر)**

خاص افطار کے وقت دعا کیوں قبول ہوتی ہے؟ اس تعلق سے علامہ حسین بن محمود مظہری حنفی علیہ الرحمۃ (متوفی 727ھ)، علامہ محمد بن عبد اللطیف المعروف بابن فرشتہ علیہ الرحمۃ (متوفی 854ھ)، اور علامہ ابو الحسن علی بن محمد قاری علیہ الرحمۃ (متوفی 1014ھ) فرماتے ہیں: واللفظ للاول: " اعلم أن سرعة قبول الدعاء إنما تكون لصلاح الداعي أو لتضرعه في الدعاء، و"الصائم" يقبل دعاؤه لأنه فرغ من عبادة محبوبة إلى الله تعالى، وهي الصوم كما قال رسول الله عليه السلام حكاية عن الله تعالى أنه قال: "الصوم لي" ترجمہ: جان لو کہ جلدی دعا قبول ہونا دعا کرنے والے کی نیکی یا دعا میں گڑگڑانے کی وجہ سے ہے۔ روزہ دار کی دعا اس وجہ سے قبول ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی محبوب عبادت روزے سے فارغ ہوا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی نے فرمایا ہے، روزہ میرے لیے ہے۔

(المفاتیح، ج 3، ص 131، دار النوادر) (شرح مصابیح لابن ملک، ج 3، ص 80، ادارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ) (مرقاۃ المفاتیح، ج 4، ص 1534، دار الفکر)

روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے اور وقت افطار خاص قبولیت کا وقت ہے، چنانچہ قبولیت دعا کے مواقع میں فضائل دعا میں ہے: "ہفتم: روزہ دار۔ قال الرضا: خصوصاً وقتِ افطار۔" **(فضائل دعا، ص 220، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

(2) دعا کی قبولیت میں فرض و نفل روزوں کی کوئی تقسیم نہیں۔ فرض اور نفل، دونوں روزہ رکھنے والوں کو قبولیت دعا کی بشارت حاصل ہو گی۔ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

1. احادیث مبارکہ میں مطلق روزے دار کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے، کسی حدیث میں فرض یا نفل روزہ دار کی دعا قبول ہونے کی تخصیص تلاش کرنے کے باوجود نہیں مل سکی۔
2. علمائے کرام نے دعا قبول ہونے کا سبب یہ بیان فرمایا کہ روزہ اللہ تعالی کا پسندیدہ کام ہے اور یہ علت فرض و نفل، دونوں قسم کے روزوں میں برابر پائی جاتی ہے۔
3. دعا قبول ہونے کے مواقع کو بیان کرتے ہوئے علمائے کرام نے نفل و فرض روزوں کی تخصیص کو بیان نہیں کیا۔
4. علماء نے نماز استسقاء سے پہلے روزے رکھنے اور روزے کی حالت میں دعا کرنے کو قبولیت کی امید والے اسباب میں ذکر فرمایا ہے، جو اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ نفلی روزہ بھی دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔

لہذا یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نفل روزہ رکھنے والے کی دعا بھی قبول ہوتی ہے، اگر فرض یا نفل روزہ دار کی تخصیص ہوتی تو ضرور بیان کی جاتی۔

علامہ ابو الخیر محمد بن محمد ابن الجزری علیہ الرحمۃ قبولیت دعا کے مواقع میں نفل و فرض کی تقسیم کے بغیر فرماتے ہیں:"والصائم حین یفطر"ترجمہ: اور روزہ دار افطار کے وقت (دعا کرے تو مقبول ہے)

(حصن حصین، الذین یستجاب الخ، ص32، المکتبۃ العصریۃ)

نماز استسقاء سے پہلے تین روزے رکھنے اور دعا کی قبولیت سے متعلق امام ابو یحیی زکریا علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"يستحب أن يأمرهم الإمام بصيام ثلاثة أيام متتابعة مع يوم الخروج؛ لأنه معين على الرياضة والخشوع وروى الترمذي عن أبي هريرة خبر «ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حتى يفطر والإمام العادل والمظلوم"ترجمہ: امام کے لیے مستحب ہے کہ نماز استسقاء کے لیے نکلنے سے پہلے تین لگاتار روزے رکھنے کا حکم دے، کیونکہ روزے ریاضت و خشوع کے لیے مددگار ہیں اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار یہاں تک کہ افطار کرے، عادل امام اور مظلوم۔

(اسنی المطالب، کتاب صلاۃ الاستسقاء، ج1، ص289، دار الکتاب الاسلامی)

بہار شریعت میں ہے:"استسقاء کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں۔۔۔ **تین دن پیشتر سے روزے رکھیں** اور توبہ و استغفار کریں۔۔۔ **غرض یہ کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔"** **(بہار شریعت، ج1، ص793، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

01ذو الحجۃ الحرام 1442ھ/12جولائی 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔